ISSN NO. 1818-9296

الماس جلد ۲۸، شمارہ ۱ (۲۰۲۵ء)

محمد اطہر مغل*

تاریخ گوئی کا مختصر تعارف

A Brief Introduction to the Art of Chronogram Poetry

Abstract: *This essay offers a concise introduction to Tareekh Goi—the traditional art of assigning numerical values to letters to record dates poetically, known as Ilm-ul-Jumal. It explores the historical, philosophical, and technical dimensions of this practice.*
Beginning with a reference to a letter by Mirza Ghalib, the essay highlights the belief in the inherent influence (asar) of words, linking Tareekh Goi to ancient traditions of astrology and mysticism. Tracing its roots from Mesopotamian and Judaic practices—especially Jewish Gematria—the art evolved through Arabic Abjad system and was later expanded in Persian and Urdu with numerical values assigned to additional letters.
The essay outlines the symbolic connections between letters, numbers, and natural elements (fire, air, water, earth), and demonstrates practical examples from poetic verses marking the death years of poets like Ghalib and Mir. It also serves as a technical guide, explaining key orthographic rules including treatment of diacritics, tashdeed, hamza, and noon ghunnah.
Ultimately, Tareekh Goi is shown not merely as a poetic device but as a systematic blend of linguistic precision, cultural depth, and mystical symbolism..
Keywords: *Tareekh Goi, numerical, symbolic, linguistic, Mesopotamia, Ilm-ul-Jumal, Mirza Ghalib, Mir Taqi Mir.*

تلخیص: یہ مضمون تاریخ گوئی کے فن کا جامع تعارف پیش کرتا ہے—یعنی حروف کو عددی اقدار دے کر شعری انداز میں سنین و تواریخ کا اظہار کرنا، جسے علم الجُمّل بھی کہا جاتا ہے۔ مضمون اس فن کے تاریخی، فکری اور فنی پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔

ابتداء میں مرزا غالب کے ایک خط کا حوالہ دیا گیا ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ الفاظ میں ایک خاص اثر (اثر) ہوتا ہے، اور یہی تصور تاریخ گوئی کو قدیم نجوم اور روحانی روایات سے جوڑتا ہے۔ اس فن کی جڑیں بین النہرین، مصر اور یہودی تصوف (کبالہ) کے جمٹریا نظام میں پائی جاتی ہیں، جس سے عربی ابجد اور اسلامی فکر نے اثر لیا۔

عربوں نے حروف کے لیے عددی نظام (ابجد) وضع کیا، جسے بعد میں علم الجمل یا ابجد نوحی کہا گیا۔ فارسی اور اردو میں اس فن کو مزید وسعت دی گئی، اور اضافی حروف کو بھی عددی قدریں دی گئیں۔ مضمون میں ان حروف اور عناصرِ اربعہ (آگ، ہوا، پانی، مٹی) کے باہمی تعلقات کو بیان کیا گیا ہے، اور مرزا غالب و میر تقی میر جیسے شعرا کی وفات کی تاریخیں بطور مثال پیش کی گئی ہیں۔

یہ تحریر صرف تاریخی تناظر ہی نہیں دیتی، بلکہ فنی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔ جیسے کہ اعراب، تشدید، ہمزہ، نون غنہ، تائے مربوطہ اور دیگر کتابتی قواعد کی وضاحت کی گئی ہے۔

آخر میں، مضمون یہ واضح کرتا ہے کہ تاریخ گوئی محض شعری زیبائش نہیں بلکہ ایک باقاعدہ عددی و رمزی نظام ہے جو لسانی، تہذیبی اور روحانی روایات کا حسین امتزاج ہے۔

کلیدی الفاظ: اریخ گوئی، عددی، علامتی، لسانی، میسوپوٹیمیا، علمُ الجُمّل، مرزا غالب، میر تقی میر۔

*** پکسی ڈیل 1 گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری لوئر سیکنڈری اسکول، شمالی کراچی، کراچی۔**

عُلائی نے اپنے بیٹے کی تاریخ ولادت لکھنے کی فرمائش غالب سے کی، غالب نے جواباً لکھا "... تم سخنور ہو گئے، حسنِ طبع خداداد رکھتے ہو۔ ولادتِ فرزند کی تاریخ کیوں نہ کہو۔ اسمِ تاریخی کیوں نہ نکال لو کہ مجھ پیرِ غم زدہ، دلِ مردہ کو تکلیف دو؟ علاء الدین خاں تیری جان کی قسم 'میں نے پہلے لڑکے کا اسم تاریخی نظم کر دیا تھا اور وہ لڑکا نہ جیا۔ مجھ کو اس وہم نے گھیرا ہے کہ میری نحوستِ طالع کی تاثیر تھی۔ میرا ممدوح جیتا نہیں۔ نصیر الدین حیدر اور امجد علی شاہ ایک ایک قصیدے میں چل دیے۔ واجد علی شاہ تین قصیدوں کے متحمّل ہوئے، پھر نہ سنبھل سکے۔ جس کی مدح میں دس بیس قصیدے کہے گئے، وہ عدم سے بھی پرے پہنچا۔ نہ صاحب دوہائی خدا کی 'میں نہ تاریخ ولادت کہوں گا نہ نام تاریخی ڈھونڈوں گا۔ حق تعالی تم کو اور تمھاری اولاد کو سلامت رکھے اور عمر و دولت و اقبال عطا کرے۔..."[1]۔

دراصل تاریخ گوئی کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ میں اثر مانا جاتا ہے اس لیے اس کی جڑیں زمانہ قدیم کے علمِ نجوم کے زائچوں اور علمِ سحر کے کلمات تک پھیل جاتی ہیں۔ سب سے قدیم روایت میسوپوٹیمیا Mesopotamia میں بابل کی ملتی ہے۔ جہاں ہاروت اور ماروت کو بھیج کر دلوں پر اثر ڈالنا سکھایا گیا۔ ان کے بعد کلدانی Chaldea ان علوم سے وابستہ رہے۔

مصر میں قبطی Copts ماہرینِ سحر نے فرعون کے دربار تک رسائی پائی اور موسیٰ کے مقابلے پر آ کر لوگوں کی آنکھوں پر اثر ڈالا جسے عصائے موسوی نے نگل لیا۔

بعد ازاں عرب میں حضرت محمد ﷺ پر اثر ڈالنے کی شہادت ملتی ہے اس اثر کو معوذ تین کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔

میسوپوٹیمیا اور مصر میں تجارتی تعلقات درمیانی علاقے کنعان کے ذریعے قائم تھے۔ موسیٰ ؑ کے بعد یوشع ؑ Joshua بن نون نے کنعان فتح کیا۔ تجارتی راہداری ہونے کی نسبت سے یہ علوم یہاں بھی مستعمل رہے ہیں۔ ادھر موسیٰ ؑ کی قوم میں سامری کا وجود بھی ثابت ہے۔ بہر حال یہودی ان علوم کے والہ و شیدا رہے ہیں۔ بعد ازاں سلیمان ؑ کے زمانے میں بھی یہ سلسلہ جاری تھا۔ "اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان ؑ کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان ؑ نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا..." (سورۃ البقرۃ ۱۰۲)

یہود عبرانی کے بائیس ۲۲ حروف کے اثرات استعمال کیا کرتے تھے، اور اسی ضمن میں حروف کی جگہ اعداد استعمال کرنے کا رواج بھی ہو گیا تھا۔ یہودی تصوّف کے فلسفے قبالہ میں جیمیٹریا gematria جمل ہی کی ایک صورت ہے[2]۔ اس کے ذریعے وہ مخصوص کلمات کی جگہ حروف کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ مثلاً جب ۳۶ کہیں تو اس سے مراد Lamed Vovniks ہے۔ یہودی تصوّف کے مطابق دنیا کو چھتّیس Lamed Vovniks (قطب / ولی / وغیرہ) تباہی سے بچائے ہوئے ہیں۔ اس کی تخفیف انھوں نے LM یعنی לו (ل م) سے کی جس کے اعداد ۳۰+۶=۳۶ ہیں[3]۔

پھر جب اہلِ عرب اس طرف متوجہ ہوئے تو انھوں نے چھے حروف ثخذ، ضظغ، اور بڑھا لیے۔ اس طرح اٹھائیس حروف کو سات لفظوں ابجد، ہوز حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ میں لکھا جانے لگا۔ علمِ جُمّل میں آج بھی یہ اٹھائیس حروف مقررہ اعداد کے ساتھ مستعمل ہیں اور ابجدِ نوحی کہلاتے ہیں[۴]۔

مختلف ضروریات کے لیے کئی اقسام کی ابوجاد (واحد: ابجد) تخلیق کی گئیں ہیں. جیسے ابجد سبعہ میں ان حروف کی ہفتے کے سات دنوں اور سات ستاروں (زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ، عطارد، اور قمر) سے نسبت اضافی کی گئی ہے[۵]۔

ابجدِ عناصر میں حروف کی عناصرِ اربعہ آتش، خاک، باد اور آب سے نسبت قائم کی گئی ہے اور انھیں چار مختلف طبائع کا مظہر مانا جاتا ہے[۶]۔ وقت کی تقسیم کے لیے بارہ بروج حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت، بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ رنگوں، غذاؤں، خوشبوؤں، چہار سمتوں، پتھروں، عناصر، دھاتوں اور نقوش میں مربع و مثلث وغیرہ سے ریاضیاتی بنیادوں پر تغیرات کا لامحدود سلسلہ جال کی طرح بنتا چلا جاتا ہے۔ ان ساری عملی کوششوں اور دماغ سوزی کا مقصد عالم میں تصرف کی خواہش ہے[۷]۔

تاریخ گوئی میں ان سات الفاظ کی محرف اشکال ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ دیگر تمام جہات ان کے تغیرات اور تفصیلات حذف کر دی جاتی ہیں۔ بطورِ تبرّک محض مادّہ تاریخ نکالنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تاریخ نکالنے کے لیے مکتوبی حروف کے اعداد لے لیے جاتے ہیں اور ملفوظی حروف کا لحاظ نہیں رکھا جاتا یعنی جو حرف بھی لکھا ہو گا اس کا عدد شمار کیا جائے گا چاہے پڑھنے پر اس کی آواز ظاہر ہو یا نہ ہو[۸]۔

اردو زبان میں فارسی اور دراوڑی حروف زائد ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر وضاحت طلب امور بھی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے[۹]۔

آتشی	بادی	آبی	خاکی
ا	ب پ	ج، چ	د، ڈ
۱	۲	۳	۴
ہ	و	ز، ژ	ح
۵	۶	۷	۸
ط	ی، ے	ک، گ	ل

۹	۱۰	۲۰	۳۰
م	ن	س	ع
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰
ف	ص	ق	ر،ڑ
۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت،ٹ	ث	خ
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰
ذ	ض	ظ	غ
۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

عربی

زبان میں علم جمل کی ایک معروف مثال ملاحظہ کیجیے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب+س+م+ا+ل+ل+ہ+ا+ل+ر+ح+م+ن+ا+ل+ر+ح+ي+م

۲+۶۰+۴۰+۱+۳۰+۳۰+۵+۱+۳۰+۲۰۰+۸+۴۰+۵۰+۱+۳۰+۲۰۰+۸+۱۰+۴۰=۷۸۶

علم جمل کے عربی سے فارسی اور پھر اردو میں منتقل ہونے پر کچھ مزید حروف کا اضافہ ناگزیر تھا اس لیے ان اضافی حروف کو ابجد نوحی کے مطابق ڈھال لیا گیا۔

اضافی حروف کا ابجدی حروف میں متبادل:

فارسی حروف: پ←ب ژ←ز

چ←ج گ←ک

اس کی ایک مثال "انتخابِ یادگار" از امیر مینائی دیکھیے[۱]۔

ا+ن+ت+خ+ا+بِ+ی+ا+د+گ+ا+ر

۱+۵۰+۴۰۰+۶۰۰+۱+۲+۱+۱۰+۱+۴+۲۰+۱+۲۰۰=۱۲۹۰ھ

دراوڑی حروف:

ٹ←ت ڈ←د ڑ←ر

ہائے مخلوط: ھ←ہ

اردو میں 'ھ' دراصل ہائے مخلوط ہے جو تنہا نہیں آتا اس سے قبل کوئی حرف لازماً ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کی آواز عربی 'ہ' کی طرح ہوتی ہے اس لیے اسے 'ہ' کا متبادل سمجھا گیا ہے۔

الف ممدودہ: آ←ا

غالب کی تاریخِ وفات "آہ غالب بمرد" مشہور ہے۔

آ+ہ+غ+ا+ل+ب+ب+م+ر+د

۱+۵+۱۰۰۰+۱+۳۰+۲+۲+۴۰+۲۰۰+۴=۱۲۸۵ھ

همزہ: ء←ا

ہمزہ، الف پر ہو تو الف شمار ہو گا، سائل۔

ہمزہ، واؤ پر ہو واؤ شمار ہو گا، سؤل۔

ہمزہ، ی /ے /کسری پر ہو توی شمار ہو گا، ہوئی، ہوئے، سئِل۔

ہمزہ بذاتِ خود ہو جیسے صحراء تو کچھ شمار نہ ہو گا کیونکہ یہ حروف تہجی کی کوئی شکل نہیں ہے"۔

تاریخِ غسلِ صحّت نواب رام پور، طبع زادِ داغ دہلوی ؒ "مبارک ہر آئینہ صحت مبارک" دیکھیے[۱۲]۔

م+ب+ا+ر+ک+ہ+ر+آ+ئ+ی+ن+ہ+ص+ح+ت+م+ب+ا+ر+ک

۴۰+۲+۱+۲۰۰+۲۰+۵+۲۰۰+۱+۱۰+۱۰+۵۰+۵+۹۰+۸+۴۰۰+۴۰+۲+۱+۲۰۰+۲۰=۱۳۰۵ھ

یائے مجہول: ے←ی

نون غنہ: ں ← ن

میر تقی میر کی تاریخِ وفات طبع زادِ ناسخ "واویلا مرد شہ شاعراں" دیکھیے[۱۳]۔

و+ا+و+ی+ل+ا+م+ر+د+ش+ہ+ش+ا+ع+ر+ا+ں

۶+۱+۶+۱۰+۳۰+۱+۴۰+۲۰۰+۴+۳۰۰+۵+۳۰۰+۱+۷۰+۲۰۰+۱+۵۰=۱۲۲۵ھ

تنوین: ــً ــٍ ــٌ x

نون تنوین مکتوبی نہیں اس لیے اعداد نہیں لیے جائیں گے[۱۴]۔

تائے مدوّرہ: ۃ ← ت

مثال: حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح[۱۵]

۸+۱۰ + ۱۰+۳۰+۷۰+ + ۱+۳۰+۹۰+۳۰+۴+۴۰۰ ___ ۸+۱۰ + ۷۰+۳۰+۱۰ + ۱+۳۰+۸۰+۳۰+۱+۸

۱۸ +۱۱۰ +۵۵۷   ۱۸ +۱۱۰ +۱۵۰

۶۸۵ + ۲۷۸

اس طرح حی علی الصلوۃ کے ۶۸۵ تو دو مرتبہ ۶۸۵+۶۸۵=۱۳۷۰

اس طرح حی الفلاح کے ۲۷۸ بھی دو مرتبہ ۲۷۸+۲۷۸=۵۵۶

اب ۱۳۷۰+۵۵۶= ۱۹۲۶ء

علامات خارج از تقویم:

اضافتیں: ــِ ــۂ ــُ ــٰ ــٗ ــٖ =x

اضافتوں کا کوئی عدد نہیں ہوتا[۱۶]۔

تشدید: ــّ x

حرفِ مشدد تحریر میں ایک ہی بار آتا ہے اس لیے ایک ہی بار عدد لیا جائے گا[۱۷]۔

مثال: ھذا من فضل ربّی[۱۸]۔ ۵+۷۰۰+۱ + ۴۰+۵۰ + ۸۰+۸۰۰+۳۰+ ۲۰۰+ ۲+۱۰=۱۹۱۷ء

مثال: سّید غلام حسین[۱۹]۔ ۶۰+۱۰+۴ +۱۰۰۰+۳۰+۱+۴۰+۱+۳۰+۸+۶۰+۵۰+۱۰+۵۰=۱۳۴۵ھ

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ تاریخ گوئی کا فن محض ادبی ظرافت یا شعری صنعت نہیں بلکہ ایک منظم فکری و عددی نظام ہے جو صدیوں پر محیط لسانی، روحانی اور تہذیبی تجربات کا نچوڑ ہے۔ حروف و اعداد کے باہمی ربط سے ابھرنے والا یہ نظام جہاں ایک طرف سامی، یہودی اور اسلامی فکری روایات کی گواہی دیتا ہے، وہیں دوسری طرف عربی، فارسی اور اردو زبانوں کی املا، صوتیات اور علامتی اقدار کو بھی نئے معانی سے ہمکنار کرتا ہے۔ مقالے میں پیش کیے گئے شواہد ثابت کرتے ہیں کہ تاریخ گوئی کی بنیاد محض اتفاقی مماثلتوں پر نہیں بلکہ ایک ہم آہنگ اور ساختیاتی منطق پر ہے، جس کے ذریعے نہ صرف تاریخی واقعات کو شعری سانچے میں ڈھالا جاتا ہے بلکہ الفاظ کی علامتی و روحانی جہتیں بھی منکشف ہوتی ہیں۔ مرزا غالب اور میر تقی میر جیسے شاعروں کی مثالیں اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ تاریخ گوئی ایک ایسا فن ہے جو شعر، علمُ الجمّل، نجوم، صوفیانہ فکر اور لسانی نظام — سب کو ایک رشتے میں پرو دیتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ تاریخ گوئی ہماری ادبی روایت میں محض ایک تکمیلی صنعت نہیں بلکہ ایک ایسا بین العلوم مظہر ہے جو زبان کی تہذیبی حافظے، روحانی تخیل، اور معنوی جہات کا عمیق مطالعہ ممکن بناتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ خلیق انجم، غالب کے خطوط، جلد اوّل، انجمن ترقّی اردو پاکستان، اشاعت سوم 2007، ص368۔

۲۔ https://www.myjewishlearning.com/article/gematria/ .

۳۔ https://jel.jewish-languages.org/words/4385#:~:text=Etymology,and%20have%20some%20Jewish%20education .

۴۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۴۱۔

۵۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۴۶۔

۶۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۴۹۔

۷۔ کاش البرنی، رموز الجفر، اوراق پبلشرز، کراچی، ص ۱۷-۱۹۔

۸۔ جلال لکھنوی، افادۂ تاریخ، مطبع اتّحادیہ، دلّالی محلّہ، لکھنؤ، ص ۲-۳۔

۹۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۳۶۔

۱۰۔ جمیل جالبی، تاریخ ادبِ اردو، جلد چہارم، مجلسِ ترقّی ادب، ۲۰۱۵، ص ۱۴۴۱۔

۱۱۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۹۵-۹۶۔

۱۲۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۲۵۵۔

۱۳۔ ولا، عزیز جنگ، نوّاب، مرتّب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، غرائب الجمل، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸، ص ۲۹۰۔

۱۴۔ جلال لکھنوی، افادۂ تاریخ، مطبع اتّحادیہ، دلّالی محلّہ، لکھنؤ، ص ۳۔
۱۵۔ حامد حسن قادری، دفترِ تواریخ، کراچی: سنی پرنٹرز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۱۔
۱۶۔ جلال لکھنوی، افادۂ تاریخ، مطبع اتّحادیہ، دلّالی محلّہ، لکھنؤ، ص ۳-۴۔
۱۷۔ جلال لکھنوی، افادۂ تاریخ، مطبع اتّحادیہ، دلّالی محلّہ، لکھنؤ، ص ۳۔
۱۸۔ حامد حسن قادری، دفترِ تواریخ، کراچی: سنی پرنٹرز، ۲۰۰۳ء، ص ۹۶۔
۱۹۔ حامد حسن قادری، دفترِ تواریخ، کراچی: سنی پرنٹرز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۷۷۔

ماٰخذات:

۱۔ **لبرنی، کاش**۔ *رموز الجفر*۔ اوراق پبلشرز، کراچی، ص 17–19۔
۲۔ **انجم، خلیق**۔ *غالب کے خطوط، جلد اوّل*۔ انجمنِ ترقّیِ اردو، پاکستان، اشاعتِ سوم، 2007ء، ص 368۔
۳۔ **جالبی، جمیل**۔ *تاریخِ ادبِ اردو، جلد چہارم*۔ مجلسِ ترقّیِ ادب، لاہور، 2015ء، ص 1441۔
۴۔ **قادری، حامد حسن**۔ *دفترِ تواریخ*۔ سنی پرنٹرز، کراچی، 2003ء، ص 96، 111، 177۔
۵۔ **لکھنوی، جلال**۔ *افادۂ تاریخ*۔ مطبع اتحادیہ، دلالی محلہ، لکھنؤ، ص 2–4۔
۶۔ **ولا، عزیز جنگ، نوّاب**۔ *غرائب الجمل*۔ مرتب: ڈاکٹر حسن الدین احمد، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، اکتوبر–دسمبر 1998ء، ص 36–290۔

1. "Gematria." *My Jewish Learning.* Retrieved from: https://www.myjewishlearning.com/article/gematria/
2. "Etymology and Jewish Education." *Jewish English Lexicon.* Retrieved from: https://jel.jewish-languages.org/words/4385#:~:text=Etymology,and%20have%20some%20Jewish%20education

Bibliography:

1. Al-Biruni, Kash. Rumooz al-Jafr. Auraq Publishers, Karachi, pp. 17–19.
2. Anjum, Khaleeq. Ghalib ke Khutoot, Vol. I. Anjuman Taraqqi-e-Urdu, Pakistan, 3rd Edition, 2007, p. 368.
3. Jalibi, Jameel. Tareekh-e-Adab-e-Urdu, Vol. IV. Majlis Taraqqi-e-Adab, Lahore, 2015, p. 1441.
4. Qadri, Hamid Hasan. Daftar-e-Tawareekh. Sunni Printers, Karachi, 2003, pp. 96, 111, 177.
5. Lakhnavi, Jalal. Ifadah-e-Tareekh. Matba Ittehadiya, Dalali Mohallah, Lucknow, pp. 2–4.
6. Wala, Aziz Jang, Nawab. Gharaaib al-Jumal. Edited by Dr. Hasanuddin Ahmad. National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL), New Delhi, Oct.–Dec. 1998, pp. 36–290.

☆☆☆☆☆